ماتمي نوحه	تاريخ
عباس تجھے اهل وفاء ياد کرينگے	٨مي رات
عاشور کے سورج کُچھ تو بتا	٩مي رات
نينوا کے دشت ميں حشر کا سامان هے	١٠مي رات
راج دلارا زهراء کا زخمي هے اور پياسا هے	١١مي رات
عصر عاشور تھا شبير تھے تنهائي تھي	١٢مي رات
يه تو مظلوم کا ماتم هے کم نه هوگا	١٣مي رات
يا امام الحق مولانا الحسين (منتخب ابيات)	١٤مي رات
کوئي حسين سا دنيا ميں دوسرا تو نهيں	١٥مي رات
کربلاء ما سونه بلاء ما مصطفى ني آل چھے (٩ بند)	١٦مي رات
آتي تھي صدائے زهراء بيٹا مارا گيا	١٧مي رات
اجاڑ ڈالا ظالمونے گلشن زهراء کا	١٨مي رات
محراب ما حيدر نے مارا	١٩مي رات
ماتم کرو حسين عليه السلام نو	٢٠مي رات
حسين امام کا غم هے اے مؤمنو آؤ	٢١مي رات
حزن اذاب جوانحي وفؤادي / تشنه دهن حسين	٢٢مي رات
فاطمة آپکے دل کو هے دکھايا کسنے	٢٣مي رات
آنے کو تو وطن ميں / مارا گيا بھائي رن ميں زينب جائے کهاں (کوئي بھي ايک)	٢٤مي رات

تاريخ	ماتمي نوحه
٢٥مي رات	اهل حرم كو لے كر شبير آ رہے ہيں
٢٦مي رات	ماتم كرو مؤمنو كربلا كے مہمان كا
٢٧مي رات	ميں حسين ہوں وه حسين ہوں
٢٨مي رات	ماتم كي صف بچھي ہے
٢٩مي رات	غم ما حسين نا روجے برادر (شهادة ني ذكر لگ ، سيدنا قطب الدين الشهيد رض ني ذكر ما سي ٢ بند بهي پڑهائي)
٣٠مي رات	بہتر اِس طرف ہے اُس طرف لاکھو کا لشکر ہے
عيد ني رات	بہن زينب نہ گھبرانا

عاشور کی وہ رات وہ سناٹے کا عالم

عاشور کی وہ رات وہ سناٹے کا عالم   فطرت کی خموشی میں فرشتوں کا وہ ماتم
سویا ہوا رن میں اسداللہ کا ضیغم   اور خون میں ڈوبا ہوا اسلام کا پرچم

عباس تجھے اہل وفا یاد کریں گے

دیکھی نہ گئی بچوں کی جب تشنہ دہانی   آنکھوں میں کھٹکنے لگی موجوں کی روانی
پانی کے لیئے اپنا لہو کردیا پانی   بچپن پہ سکینہ کے فدا کردی جوانی

عباس تجھے اہل وفا یاد کریں گے

قبضے میں تھی تلوار کے قبضے میں خدائی   دو ہاتھ چلی تھی کے ترائی نظر آئی
بھائی کی وغا دور سے دیکھا کیا بھائی   کیا شان وفا تونے وفا دار دکھائی

عباس تجھے اہل وفا یاد کریں گے

ناکام ہوئی دشمنو کی کوششیں پیہم گرنے نہ دیا خاک پہ اسلام کا پرچم
جب تک رہی جاں جسم میں سینے میں رہا دم ریتی پہ دہلتا رہا اسلام کا ضیغم

عباس تجھے اہل وفا یاد کریں گے

دنیا سے گیا شان وفاؤں کی دکھا کر پانی نہ پیا پھینک دیا منہ سے لگا کر
گھوڑے سے گرا خاک پہ شانوں کو کٹا کر سویا بھی تو سوئی ہوئی ملت کو جگا کر

عباس تجھے اہل وفا یاد کریں گے

* * * *

عاشور کے سورج کچھ تو بتا کیا گذری تھی کیا دیکھا تھا

عاشور کے سورج کچھ تو بتا کیا گذری تھی کیا دیکھا تھا

اسلام نے آڑے وقت میں جب شبیر کا دامن تھاما تھا
اس وقت اکیلے تھے سرور یا ساتھ میں سارا کنبہ تھا
جس سجدے میں تن سے سر اترا وہ سجدہ کیسا سجدہ تھا

جب وادیء غربت میں آکر احمد کا گھرانا لٹتا تھا
اس وقت بھی رونا بدعت تھا جب بند ہر ایک پر دریا تھا
کیا دنیا ماتم کرتی تھی یا چاروں طرف سناٹا تھا

پھل برچھی کا جب کہ ٹوٹا تھا ہم شکل نبی کے سینے میں
اس وقت نبی کی روح بھی کیا بے تاب ہوئی تھی مدینے میں
کیا دل کو سنبھالے تھے سرور کیا گھاؤ بہت ہی گہرا تھا

جب لاشہ ء دولہا خیمے میں شبیرؑ اٹھا کر لائے تھے
سر کا تھا دولہن کا گھونگھٹ یا آنکھوں میں آنسو آئے تھے
کیا پھول تھے سب کملائے ہوئے یا تازہ تازہ سہرا تھا

جب شمر نے خنجر پھیرا تھا شبیر کے لب کیا ہلتے تھے
کیا دیدہ ء سرور میں اس دم انوارِ محمد ملتے تھے
کیا خون زمیں نے اگلا تھا کیا رنگ فلک نے بدلا تھا

کتنی تھی ستم کی شمشیریں جو قلب جگر سے گذری تھیں
جب عون و محمد کی لاشیں زینب کی نظر سے گذری تھیں
کیا سر کو جھکائے بیٹھی تھی یا ضبط سے تن میں رعشہ تھا

عباس کے جس دم ہاتھ کٹے تو کیوں کر مشک سنبھالی تھی
برباد ہوا تھا جب پانی خیمے پہ نظر کیا ڈالی تھی
کیا بھر کے چلو پھینکا تھا جب بس میں سارا دریا تھا

ظالم نے لگایا جب ناوک بچے کو ہنسی کیا آئی تھی
معصوم نے قاتل کو اپنی کیا خشک زباں دکھلائی تھی
سرور نے جو پانی مانگا تھا تو کتنا پانی مانگا تھا

اک باپ سے بچھڑی بچی کے جب بوندیں چھینے جاتے تھے
اس وقت شہیدوں کے لاشے میدان میں کیا تھراتے تھے
کیا شمر لعیں کے ہاتھوں سے بے بس نے طمانچہ کھایا تھا

جب آل محمد کے خیمے شعلوں میں ستم کے جلتے تھے
کیا پیاس دھوؤں کو روکے تھی یا بچے آنکھیں ملتے تھے
بیمار کو جب ہوش آیا تھا کیا آنسو کوئی ٹپکا تھا

ارباب حرم قیدی بن کر جب شام کی جانب بڑھتے تھے
کیا اپنی تباہی پر اس دم انا للہ پڑھتے تھے
قرآن سنایا جب سر نے تو کتنا اونچا نیزہ تھا

* * * *

نینوا کے دشت میں حشر کا سامان ہے

نینوا کے دشت میں حشر کا سامان ہے
بھوکا پیاسا ہائے ہائے امت کا مہمان ھے

کہتی تھی زینب بہن بھیا اب کوئی نہیں
کہتے تھے شاہ زمن اللہ نگہبان ہے

خیمے جلے گھر لٹے اہل حرم قید ہو
امت جد پر میرا گھر کا گھر قربان ہے

شمر ڈر اللہ سے اُٹھ سینۂ شاہ سے
سینۂ شبیر تو پارۂ قرآن ہے

ہاتھوں پہ اصغر کو لے شاہ یوں کہنے لگے
پانی پلادو اسے بچہ یہ نادان ہے

پیدل چلتے جاتے ہیں درے کھائے جاتے ہیں
عابد بیمار کے صبر کی یہ شان ہے

❁❁❁❁

راج دلارا زہرا کا مہماں بن کر آیا ہے

راج دلارا زہرا کا مہماں بن کر آیا ہے
ساماں نیا مہمانی کا کفار کا لشکر لایا ہے

کیسی تھی وہ مسلمانی کیسے تھے وہ کلمہ گو
اپنے نبی کے نواسے کو رکھا بھوکا پیاسا ہے

گھر میں نہیں آب و دانہ بچے پیاس سے مرتے ہیں
کنبہ علی کا دیکھو تو کس آفت میں آیا ہے

عبداللہ کی شادی ہے مہندی ہے نہ شربت ہے
خون لگائے ہاتھوں پر دولہا رن میں آیا ہے

مشک سکینہ بھر تو لیا تھا پر خیمے تک جا نہ سکا
شرم کے مارے بازوئے سرور شانے کٹا کر سویا ہے

بولی سکینہ نہر سے واپس آئے نہیں کیوں میرے چچا
بولے حسین کے پانی لینے کوثر پہ وہ سدھارا ہے

داغ پہ داغ اور ضعف کا عالم اور تنہائی کا صدمہ
دیکھ کے پیاروں کی لاشیں سرور روتا جاتا ہے

جواں پسر کی لاش اٹھانے کس کو بلائے سبط نبی
ایک سہارا تھا جس کا وہ نہر پہ جاکر سویا ہے

جھولے میں وہ جھولنے والا ننھا مجاہد ہائے ستم
ہائے اُسے بھی ایک ظالم نے تیر لگا کر مارا ہے

روکر بولی زینبِ مضطر ہائے حسینا وائے حسین
سر تیرا ہے نیزے پر جلتی زمیں پر لاشہ ہے

چھینی گئی ہیں سر سے ردائیں سوار ہوئی ہیں اونٹوں پر
کنبہ تیرا بازاروں میں پھرنے کو اب جاتا ہے

رونے نہ پائی لاش پہ تیری بے بس ہوکر جاتی ہوں
دیکھ کہ عریاں لاش کو تیری میرا جگر پھٹ جاتا ہے

* * * *

عصر عاشور تھا شبیر تھے تنہائی تھی
ماہ زہرا پہ گھٹا ظلم کی جب چھائی تھی
شہ کو جب نوکِ سناں سوئے زمیں لائی تھی

گرتے گرتے لبِ زخمی سے صدا آئی تھی
گرم ریتی پہ میں گرتا ہوں سنبھالو اماں

لُٹ گیا ہوں میں کسی کی بھی مجھے آس نہیں
قتل سب ہوگئے اب کوئی میرے پاس نہیں
میرا قاسم نہیں اکبر نہیں عباس نہیں

تم مجھے آکے کلیجے سے لگا لو اماں
گرم ریتی پہ میں گرتا ہوں سنبھالو اماں

لاش قاسم کی اٹھائی ہے جگر زخمی ہے
زخم اکبر کا جو دیکھا ہے نظر زخمی ھے
قلب زخمی ہے بدن زخمی ہے سر زخمی ہے

دے سہارا مجھے بابا کو بلالو اماں
گرم ریتی پہ میں گرتا ہوں سنبھالو اماں

میں جو گھوڑے سے گروں تم مجھے تسکیں دینا
پیار کرنا میری ہمت کو دعائیں دینا
ڈال کر باہیں گلے میں مجھے لپٹا لینا

ہاں دمِ ذبح مگر ہاتھ ہٹالو اماں
گرم ریتی پہ میں گرتا ہوں سنبھالو اماں

اپنے وعدے کے لئے میں نے ہر ایذا سہ لی
ایک ارماں میرا نکلے تو عنایت ہوگی
ذبح کے وقت یہی تم سے تمنا ہے میری

سر میرا خاک سے زانوں پہ اُٹھالو اماں
گرم ریتی پے میں گرتا ہوں سنبھالو اماں

* * * *

یہ تو مظلوم کا ماتم ہے کم نہ ہوگا

یہ تو مظلوم کا ماتم ہے کم نہ ہوگا
یہ تو شبیر کا ماتم ہے کم نہ ہوگا

دشت میں ہو گا کوہ میں ہوگا
خلوت میں اَنبوہ میں ہوگا

ہر مؤمن کے گھر میں ہوگا، یہ تو مظلوم...

دَشت میں دَر میں بحر میں بر میں
غنچہ و گل میں شاخ و شجر میں

اَبر و شرر میں شمس و قمر میں، یہ تو مظلوم...

ظلم کی اُٹھیں لاکھ گھٹائیں
بدلے زمانہ لاکھ ادائیں

ہم سہلینگے ہنس کے جفائیں ، یہ تو مظلوم...

ذکرِ شہیداں سب کو سنادیں
آہ و بکا سے درد جگادیں

ماتم سے دنیا کو ہلادیں ، یہ تو مظلوم...

* * * *

يَا إِمَامَ الْحَقِّ مَوْلَانَا الْحُسَيْنُ

يَا إِمَامَ الْحَقِّ مَوْلَانَا الْحُسَيْنْ * صِفْوَةَ اللهِ وَصَفْوَ الْمُصْطَفَيْنْ
يَاحُسَيْنَ بْنَ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى * أَنْتَ وَاللهِ لَهُ قُرَّةُ عَيْنْ
أَنْتَ ذُخْرِيْ أَنْتَ كَهْفِيْ يَاحُسَيْنْ * فِيْ حَيٰوتِيْ وَإِذَا مَا حَانَ حَيْنْ
إِسْمُهُ تِرْيَاقُ مَنْ تَلْسَعُهُ * مِنْ أَعَادِيْ أَهْلِ بَيْتِ الْوَحْيِ أَيْنْ
يَالَهُ مِنْ بَاذِلٍ مُهْجَتَهُ * فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فِيْ أَصْعَبِ أَيْنْ
يَالَهُ مِنْ صَابِرٍ مُصْطَبِرٍ * كُلُّ صَعْبٍ عِنْدَهُ فِي الصَّبْرِ هَيْنْ
هَلْ تَرٰى مِثْلَ حُسَيْنٍ كَانَ فِيْ * كَرْبَلَا أَثْبَتَ جَأْشًا مِنْ رُعَيْنْ
أَثْخَنُوْهُ بِرِمَاحٍ وَظُبًى * وَبِنَبْلٍ رَشَقُوْا مِنْ كُلِّ عَيْنْ
قَتَلُوْا سِبْطَ رَسُوْلِ اللهِ فِيْ * كَرْبَلَاءِ وَهُوَ فِيْ أَعْطَشِ غَيْنْ
يَالِحُزْنِ الْفَاطِمِيَّاتِ الْمُصَا * بَاتِ عَنْهُ يَوْمَ عَاشُوْرَا بِبَيْنْ
إِنَّهُ أَحْرٰى بِأَنْ نَفْدِيَهُ * بِنُفُوْسٍ لَا نُضَارٍ وَ لُجَيْنْ
بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَاحُسَيْنْ * وَ بِأَهْلِيْ وَ بِوُلْدِيْ وَ بِعَيْنْ
أَنَا يَا اٰلَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى * عَبْدُ غَيْبٍ لَكُمْ لَا عَبْدُ عَيْنْ

لَمْ يَزَلْ يَهْمِيْ عَلٰى سُوْحِكُمْ
مِنْ صَلٰوةِ اللهِ غَيْنٌ إِثْرَ غَيْنْ

❁ ❁ ❁ ❁

کوئی حسین سا دنیا میں دوسرا تو نہیں

کوئی حسین سا دنیا میں دوسرا تو نہیں
کسی کا راہ خدا میں یوں گھر لٹا تو نہیں

یہ میرے دل کا ہے ٹکڑا یہ ہے جگر گوشہ
کسی کو اور محمد نے یوں کہا تو نہیں

خدا کی مرضی پہ تیار سر کٹانے کو
اُٹھائی لاشِ بہتر مگر تھکا تو نہیں

پسر کو بھائی کو انصار اور یاور کو
جو مرتے دیکھے کسی کا یوں حوصلہ تو نہیں

سلام آخری پھر پڑھ کے نکلے مقتل میں
تھے مطمئن کے میرا گھر ابھی جلا تو نہیں

اٹھو حسین گھڑی آگئی قیامت کی
سوائے سجدہ کوئی کام اب رہا تو نہیں

دعا کو ہلتے رہے لب چلی جو بوٹھی چھری
مگر حسین کا سجدے سے سر اٹھا تو نہیں

حسین مر گئے اب خیمے سب جلا ڈالو
کہا یہ شمر نے باقی کوئی بچا تو نہیں

مگر ہے باقی لئے گھر میں ایک فقط سجاد
بجھانے آئے تھے جو نور وہ بجھا تو نہیں

برہان دین کے چہرے پہ دیکھو نور حسین
رہے یہ باقی کوئی اور اب دعا تو نہیں

ٹلی ہے مشکلیں جب بھی کہا برہان الہدی
سوی تیرے کوئی عابد کا آسرا تو نہیں

****

كربلا ما سوز بلا ما مصطفى ني آل چھے

كربلا ما سوز بلا ما مصطفى ني آل چھے
كربلا ما سوز حسين ابن علي نو حال چھے

تين دن نا چھے پياسا نے بهتير لاش چھے
شه نا آگے شاه نو سوز صبر و استقلال چھے

فاطمة نا لال نا شيدائي نو آ حال چھے
كربلا ني ياد سي بس بال پر بلبال چھے

ضبط گريه ماتم سرور ما تهئي سكتو نتهي
شاه نا مقتل ما اهوا درد نا احوال چھے

سر جهكاوي مجلس ماتم ما روواتو نتهي
غم ني شدة نا سبب لرزے سرو اوصال چھے

تهئي سكينة ني چھے شادي نے تهيا دوله شهيد
وه حسن نا لال نو پوشاك خوں سي لال چھے

كئي طمانچه ماري گوهر بد گهر چهيني گيو
خون آلوده سكينة نا اُذن نے گال چھے

شير حق نا دلربا عباس تها بس شير نر
شير نا مانند عجب سوز شير نا اشبال چھے

دشمنو یہ ھاتھ بے عباس نا کاٹا چھے ھائے
خون نا انسو سي سرور نا بھرا رومال چھے

شاہ کہتا تھا اے اکبر دھول چھے دنیا اوپر
نوجواں بچھڑي گیا ارھارمو بس سال چھے

ھاتھ ما شبیر نا بے شیر اصغر نے کرا
قتل اعدا یہ یہ غم سینہ ما گویا سال چھے

شاہ کہتا تھا اے زینب صبر نے لازم رھو
صبر تو ماں فاطمۃ ني اے بہن بس چال چھے

شاہ نے کیدا پیاسا قتل رن ما شمر یہ
فاطمۃ نا لال نا غم ما فلك بس لال چھے

شاہ نا ناسوت پر گھوڑاؤ دوڑاوي نے ھائے
دشمنو بے دین یہ اھنے کرا پامال چھے

زنیب و کلثوم نے سروے حرم ماتم ما چھے
چادرو اعدا یہ چھیني چھے نے کھلا بال چھے

طوق بھاري چھے پہنایو گردن سجاد ما
اھنا جسم پاك پر اسقام نے اعلال چھے

روئے جہ سرورہ نا ماتم ما تو اهنے چهے ملے
رب تعالی سي سرو امید نے ٰامال چهے

ٰالِ حیدر نی محبة مؤمنین نا واسطے
خلد ني مفتاح چهے نے آگ سي یہ ڈهال چهے

دشمنو سجین ما جلسے هزارو سال تك
چند دنو دنیا ما گر اِملا انے امهال چهے

ٰاپجو تحفه صلوتو نو اله العالمین
مصطفی نے وه امامو نے جه اهني ٰال چهے

آتی تھی صداء زہرا بیٹا مارا گیا

آتی تھی صدائے زہرا بیٹا مارا گیا
سہ روز سے بھوکا پیاسا بیٹا مارا گیا

اے میرے جگر کے ٹکڑے کیا ظلم کیا ظالم نے
اک گھونٹ بھی وقت ذبح پانی نہ دیا قاتل نے
خنجر جو کند چلایا بیٹا مارا گیا

اے لال یہ تپتی ریتی یہ دھوپ بلا کی گرمی
آجاؤ گلے لگ جاؤ سونی ہے گودی
میری جان سے میرا پیارا بیٹا مارا گیا

جو برچھیاں تجھ کو مارے کیا فضل تیرا وہ جانے
احمد کا نواسا تجھسا ڈھونڈے تو ڈھونڈ نہ پائے
کاندھے پہ چڑھنے والا بیٹا مارا گیا

عباس کو دی تھی مشکل دریا سے کہ لائے پانی
دریا پہ گرا ہے اپنے شانوں کو کٹا کر غازی
ہے شور کہ دیکھو علی کا بیٹا مارا گیا

اکبر کے جگر سے نیزہ تیرا ہی دم تھا نکالا
اٹھارہ برس والے کو کاندھے پہ اپنے اُٹھایا
وہی پیری کا جو سہارا بیٹا مارا گیا

اصغر کی لحد پے تیرا اشکوں کا دریا بہانا
شبیر تیری حالت پر روتے ہیں علی اور نانا
ہاتھوں پہ تیرے تیرا بیٹا مارا گیا

تھا عرش خدا پر لرزہ جب شہ نے بجایا سجدہ
تھا کند چھری کی زَد میں اللہ کا پیارا بندہ
آغوش نبی کا پالا بیٹا مارا گیا

محشر کے روز جو سورج بھالے کی نوک پہ ہوگا
زہرا کے ساتھ میں سارا عالم بھی سوگ میں ہوگا
اُس وقت یہ ماتم ہوگا بیٹا مارا گیا

برہان ہدیٰ کے لب سے مقتل جو بیاں ہوتا ہے
مجلس میں وہاں اے عابدؔ محشر ہی عیاں ہوتا ہے
کہتے ہیں وہ جب زہرا کا بیٹا مارا گیا

* * * *

اُجاڑ ڈالا ظالموں نے گلشن زہرا کا

اُجاڑ ڈالا ظالموں نے گلشن زہرا کا
بھرا ہوا تھا خونِ جگر سے دامن زہرا

نبی نے دنیا سے کی جو رحلت ہے ٹوٹی آلِ نبی پہ آفت
نہ چین اِک پل کِسی نے پایا نہ پائی ہرگز کِسی نے راحت

علی کی گردن میں کالا رسّا بتول کے گال پر طمانچہ
زہر حسن کو دِیا دغا سے حسین کا ہائے سر اُتارا

ستم کی یہ جو سنے بیانی رُکے نہ آنکھوں سے خوں روانی
وہ کلمہ گویوِ کی میزبانی نبی کی عترت پہ ظلم رانی

حسین کے دل کا حال پوچھو　　وہ زخم دل پر ہے کھائے دیکھو
کِسی کو مقتل کی دے رزا اور　　کِسی کا لاشہ اُٹھائے دیکھو

پسر کِسی ماں کا مر رہا ہے　　کِسی سے بھائی بچھڑ رہا ہے
کہیں پہ دُلہن تڑپ رہی ہے　　کِسی کا جھولا اُجڑ رہا ہے

گہن میں سورج نہ آئے کیوں کر　　گِرے ہے جلتی زمیں پہ سرور
وہ جسکے چہرے سے نور لیتا　　بھرا ہے خوں میں وہ چہرہ انور

کہا شہ دیں نے اُٹھ اے ابتر　　جھکے گا سجدے میں اب میرا سر
دعاءکولب ہِل رہے تھے شہ کے　　لعین کا چل رہا تھا خنجر

لعین نے جس پر چھری چلائی　　تھا ایک دُکھیا بہن کا بھائی
غریب تھا بے وطن تھا بے کس　　سہارا زینب کا تھا وہ بھائی

بھلا اُسے چین آئے کیسے　　پڑے ہوئے بے دفن ہے لاشے
رداء بھی زینب کی چھن چکی ہے　　تمام خیمے بھی جل چکے ہے

اُجڑ گیا باغِ فاطمۃ پر　　ہیں آج آباد مؤمنیں ہر
بقاء اسلام کی ہی خاطر　　لُٹایا شبیر نے بھرا گھر

سِوی غمِ شہ ملے نہ اور غم　　یہ مولی تیری دعاء اعظم
فداء فداء جان اِس دعاء پر　　سدا کراؤ حسین کا غم

ضریح زہرا بناؤ مولی یہ بشریٰ جلدی سناؤ مولی
مدد پہ ہیں پنجتن تمہارے یہ معجزہ اب دِکھاؤ مولی

زمانہ دیتا ہے یہ گواہی حسینی داعی کی شاں نرالی
اِنہیں سے زندہ ہے ذکر عابد حقیقی شبیر کا فدائی

*****

کوفه ما ٹھیو آ شور و بکاء

محراب ما حیدر نے مارا

اوگنیسمي شہر معظم ني وه تیغ چلي بن ملجم ني
سجده ما هتا رب نا خاصر محراب ما حیدر نے مارا

دیکھي نے فلك بولا حیدر پہنچي چھے منے سابق آ خبر
بس آج نا دن چھے ماري قضاء محراب ما حیدر نے مارا

افطار ما لقمر تین لئي روٹي نے نمك سي، موکي دھي
تقوی نا دھني یر آخر ما محراب ما حیدر نے مارا

آوي نے بطخ لپٹا شر سي لے فائده آخر مولی سي
بھاري چھے جُدائي نا صدمر محراب ما حیدر نے مارا

وه پارسا آوي مسجد ما قاتل نے جگایا خُود اپنا
سوتي هوئي فتنة ٹھي جر بجا محراب ما حیدر نے مارا

تھي تيغ لعيں ني زهر بهري　　پيچھے تھي وه قبلہ پاسے دهري
ايك ضرب لگاوي ماتھا ما　　محراب ما حيدر نے مارا

فُزتُ وربِّ الكعبة كهي　　قبلہ ما گرا چھے مولى علي
جبريل آ روئي كهتا تھا　　محراب ما حيدر نے مارا

چھے اسرا هر اك بےکس نا　　امداد کرے چھے مشکل ما
گذرا وه ضعيفو نا ملجأ　　محراب ما حيدر نے مارا

مؤمن ني شفاعة خاطر تو　　پھاٹا پهنا آٹو پھاکو
بھولاسے کهاں احساں اهنا　　محراب ما حيدر نے مارا

برهان هدى ني كريئسے ولاء　　داعي چھے علي نا جر آقا
ير شر پر جاَلِي تھاسے فداء　　محراب ما حيدر نے مارا

* * * *

ماتم کرو حسین علیه السلام نو

ماتم کرو حسین علیه السلام نو
ماتم کرو عزیزو تمارا امام نو
ماتم کرو نبي نا نواسا نو اهلِ دین
ماتم کرو امامِ اِلٰهي مقام نو
ماتم کرو علي نا پیارا نو مؤمنو
ماتم کرو وه فاطمة نا لاله فام نو
وه کربلا نا نقشه دلو ما کري نے بس
ماتم کري لو مؤمنو خیر الاَنام نو
روئي لو کربلا ني بَلا پر اے بھائیو
غُرفة ملے جزاءِ ما هي دارُ السلام نو
روزِ شهادة جمعة نو دن دسمي وقتِ عصر
تھو مؤمنو مھینو محرّم حرام نو
وه تین دن ني پیاس وه شدّة ني دھوپ تھي
سوں حال تھو وه اٰلِ نبيِّ کرام نو

شمرِ لعين يرِ كيدو جدو سر بدن ٿکي

خنجر سي خوف موکي نےوه ذو انتقام نو

طٰه نبي نے طٰه ني عترة نے پهنچ جو

تحفه خدا طرف سي صلوٰة و سلام نو

*****

حسین امام کا غم ہے اے مؤمنوں آؤ

حسین امام کا غم ہے اے مؤمنوں آؤ
حسین حسین کہو اشکِ خون برساؤ

١. حسینی داعی کو پرسا دو آج ماتم سے
اُنہیں تسلی ہو آنسوں روکے نہ آنکھوں سے
یوں ماتمِ شہ مظلوم کرکے دِکھلاؤ

٢. کمر شکستہ برادر کی لاش پر پہنچے
تو دیکھا بازوں کٹے اور مشک تھی ٹکڑے
کہاں ہو بھائی میرے سینے سے تو لگ جاؤ

۳. اُٹھائے صبح سے تا عصر شاہ نے لاشے
پیئے ہے موت کے یہ گھونٹ پیاسے مولی نے
یہ صبر اور یہ ہمت ہے کِس کی بتلاؤ

٤. جواں پسر کی ہے یہ لاش اے شہ والا
نکالو کانپتے ہاتھوں سے سینے سے نیزہ
مدد کے واسطے حیدر و مصطفی آؤ

۵. چلا نہ شمر کا خنجر گلے پہ سرور کے
کہا حسین نے اُٹھ سجدہ مجھکو کرنے دے
پھر اُسکے بعد جو چاہو تو ظلم تم ڈھاؤ

٦. نہ بھول پائینگے ہرگز ہم ایسے مولی کو
ہمارے واسطے سجدے میں سر کٹائے جو
کوئی حسین سا آقا تو ڈھونڈ کر لاؤ

٧. حسینی شان کے مظہر یہ سیف دیں مولی
جگت میں لے کے دِیا ڈھونڈو نہ مِلا اِن سا
ہے عرض حشر تلک شان یوں ہی دِکھلاؤ

٨. حسینی داعی کو لبیک آج کہنا ہے
کرینگے پورا وہ مولی جو تیرا کہنا ہے
کہ عیدِ حزن میں مولی کے ساتھ ہو جاؤ

۹. ہم اپنے مولی پہ یہ جاں لُٹانے آئے ہیں
یہ اپنے آنسوؤں ماتم کا ھدیۃ لائے ہیں
ہے کم یہ جاں اگر **عابد** نثار کر پاؤ

*****

١٤

الابيات المنتخبة من القصيدة المباركة
في رثاء سيد الشهداء مولانا الامام الحسين صع
قالها الداعي الاجل سيدنا ادريس عماد الدين رض

حُزْنٌ اَذَابَ جَوَانِحِيْ وَفُؤَادِيْ
وَاَسَالَ دَمْعِيْ مِثْلَ فَيْضِ الوَادِي
لَمَّآ ذَكَرْتُ بَنِي النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
وَمُصَابَهُمْ بِاَ كُفِّ اٰلِ زِيَادِ
يَا يَوْمَ عَا شُوْرَا لَقَدْ هَيَّجْتَ لِيْ
اَسَفًا يُرَدِّدُ لَوْعَتِيْ وَسُهَادِيْ
اَبْكِي الحُسَيْنَ مُجَدَّلًا فَوْقَ الثَّرٰى
عَنْ ظَهْرِ نَهْدٍ فِي الطِّرَادِ جَوَادِ
اَبْكِي عَلَى الرَّاسِ الشَّرِيْفِ وَنَقْلِهِ
لِيَزِيْدَ مَحْمُوْلًا عَلَى الاَعْوَادِ
بَكَتِ السَّمَاءُ عَلَيْهِ وَالدُّنْيَا مَعًا
وَالْجِنُّ فِي الاَهْضَابِ وَالْاَطْوَادِ

اَبْكِيْ عَلىٰ العَبَّاسِ اِذْ مَنَعُوْهُ اَنْ

يَسْقِيْ اَخَاهُ وَقَدْ اَتىٰ بِمَزَادِ

وَكَذَاكَ زَيْنَ العَابِدِيْنَ مُصَفَّدًا

نَفْسِي الفِدَاءُ لِاَفْضَلِ العُبَّادِ

فَوَلَاؤُهُمْ ذُخْرِيْ وَكَنْزِيْ وَالَّذِيْ

هُوَ عُدَّتِيْ فِي مَحْشَرِيْ وَعَتَادِيْ

صَلّىٰ عَلَيْهِمْ رَبُّنَا وَعَلَيْهِمْ

اَسْنىٰ السَّلَامِ عَلَى الرَّوَاحِ وَغَادِ

تشنہ دہن حسین غریب الوطن حسین
غربت میں تین روز رہے بے کفن حسین

بے شیر کو گلے سے لگایا مگر نہ روئے
تلوار سے مزار بنایا مگر نہ روئے
لاشہ جواں کا رن سے اٹھایا مگر نہ روئے
یہ صبر تھا کے گھر کو لٹایا مگر نہ روئے

دشت ستم میں لٹ گیا سارا چمن حسین
تشنہ دہن حسین غریب الوطن حسین

ننھا سا چاند کھو گیا پانی کے واسطے
چہرے کو خوں میں دھو گیا پانی کے واسطے
عالم سیاہ ہو گیا پانی کے واسطے
بچہ لحد میں سو گیا پانی کے واسطے

خاکِ شفا میں مل گئی سب انجمن حسین
تشنہ دہن حسین غریب الوطن حسین

چھوڑا فرس کو خاک کے بستر کے سامنے
شاکر رہے خدا پہ مقدر کے سامنے
سوکھے گلے کو رکھ دیا خنجر کے سامنے
غربت میں ذبح ہو گیا خواہر کے سامنے

ہے دشت کربلا میں چراغِ وطن حسین
تشنہ دہن حسین غریب الوطن حسین

مظلومیت کی فتح دکھاتے رہے حسین
خوش ہوکے آنسوؤں کو بہاتے رہے حسین
مرضیء حق کو دل سے لگاتے رہے حسین
اصغر کی قبر رن میں بناتے رہے حسین

خاک شفا میں مل گئی سب انجمن حسین
تشنہ دہن حسین غریب الوطن حسین

اکبر کو دے دیا علی اصغر کو دے دیا
راہ خدا میں اپنے بھرے گھر کو دے دیا
گردن کا خون شمر کے خنجر کو دے دیا
مر کر نشان فتح بہتر کو دے دیا

دشت ستم میں لٹ گیا سارا چمن حسین
تشنہ دہن حسین غریب الوطن حسین

* * * *

فاطمہ آپ کے دل کو ہے دکھایا کس نے

فاطمہ آپ کے دل کو ہے دکھایا کس نے
ہائے بی بی کے بھرے گھر کو لٹایا کس نے

رو رہی ہے شہ کونین پہ عالم کی فضا
غم شبیر میں زہرا کو رلایا کس نے

کس نے یہ ظلم کیا عترت پیغمبر پر
سر شبیر کو نیزے پہ چڑھایا کس نے

نیم جاں ہوگئی بیہوش تڑپ کے بچی
لاشہ ء شاہ سکینہ کو دکھایا کس نے

پوچھو پیغمبر اسلام سے وہ دینگے جواب
مٹتے اسلام کو جاں دے کے بچایا کس نے

نامِ عباس سے تابندہ ہے آئینِ وفا
حق کے دستور کو جاں دے کے بچایا کس نے

تیر لگتے ہی علی اصغرِ معصوم ہنسے
ننھے بچے کو یہ انداز سکھایا کس نے

لاش عباس پہ شہ بولے بصد رنج والم
میرے بھیا یہ تیرا حال بنایا کس نے

* * * *

ماراگیا بھائی رن میں زینب جائے کہاں

ماراگیا بھائی رن میں زینب جائے کہاں
گھر بار لٹا ہے بن میں زینب جائے کہاں

اے بھائی مدینہ جاکے نانا کو میں کیا بتلاؤں
پوشاک تمہاری دوں یا دِرّوں کے نشاں دکھلاؤں
پوچھینگے لوگ وطن میں زینب جائے کہاں

شبیر نے سر کٹوایا عباس نہر پر سوئے
ہمراہ جسے لائی تھی وہ سارے بہادر کھوئے
اک پھول بچا ہے چمن میں زینب جائے کہاں

اصغر کا کسی کو صدمہ اکبر کا کسی کو غم تھا
قاسم کو کوئی روتی تھی دولہے کا کھیں ماتم تھا
کہرام تھا مرد و زن میں زینب جائے کہاں

اماں کو سناؤں گی میں ان آنکھوں نے دیکھا منظر
تھا لال تمہارا تنہا اور چلتے تھے تیغ و خنجر

لاکھوں تھے تیر بدن میں زینب جائے کہاں

دیتا تھا صدائیں اس دم گودی میں سلاؤ اماں
ہمت کو بڑھاؤ میری امداد کو آؤ اماں

اب آخری سانس ہے تن میں زینب جائے کہاں

سجدے میں جھکی پیشانی اور آئی دعا ہونٹوں پر
سر تن سے جدا ہوتا تھا چلتا تھا لعیں کا خنجر

تھے سورج چاند گہن میں زینب جائے کہاں

اے بھائی ملو گے پھر کب اک بار گلے لگ جاؤ
جاتی ہے بہن اٹھو نا رخصت کے لئے تو آؤ

دیکھو آنسو یہ نین میں زینب جائے کہاں

یہ ذکر سنا کر جب بھی برہان ہدی روتے ہیں
دھرتی پہ حسامی اس دم املاک جمع ہوتے ہیں

اٹھتا ہے شور گگن میں زینب جائے کہاں

* * * *

اہل حرم کو لیکر شبیر آرہے ہیں

اہل حرم کو لیکر شبیر آرہے ہیں
اے کربلا تیرے یاں مہمان آرہے ہیں

طے کرتے ہی منازل یہ کاروان شاہی
پہنچا جو کربلا میں شبیر نے صدا دی
ٹھرو یہیں ہم اپنا مسکن بنا رہے ہیں

شانے کٹے تو غازی ہے ہے گرا زمیں پر
مشکیزہ چھد گیا اور پانی بہا زمیں پر
یہ دیکھ کر شہ دیں آنسو بہا رہے ہیں

خیمے کہ در سے زینب روکر یہ کہہ رہی تھی
یہ نوجواں کی میت شہ سے نہ اُتھ سکے گی
ٹھرو نجف سے بابا کو ہم بلا رہے ہیں

ایک تیر حرملہ نے صد حیف ایسا مارا
بے شیر کے گلے سے چھوٹا لہو کا دھارا
گہوارہء اجل میں سرور سلا رہے ہیں

بھائی حسین سے یاں زینب بچھڑ نہ جائے
پھولا پھلا چمن یہ بن میں اجڑ نہ جائے
یہ سوچ کر سبھی کے دل تھر تھرا رہے ہیں

عباس کو نظر بھی آنے لگے تھے خیمے
دل میں خوشی تھی بے حد پانی پیئینگے بچے
لیکن ستم کے بادل یہ کیسے چھا رہے ہیں

اے شمر اُٹھ کہ میرا ایک کام آخری ہے
کرلوں دعائے آخر بخشش کی یہ گھڑی ہے
یہ کہہ کے شاہ آخر سجدہ بجا رہے ہیں

بس اک یہی دعا کی ہے اس زباں کو عادت
مولی رہے سلامت مولی رہے سلامت
ہم ہر دعا میں اپنی یہی مانگے جارہے ہیں
عرض غلام ادنی عابد رشیق کی ہے
مولی کے ساتھ زیارت منشا دلی یہی ہے
دیکھے حسین اب کب قسمت جگارہے ہیں

* * * *

ماتم کرو مؤمنوں کربل کے مہماں کا

ماتم کرو مؤمنوں کربل کے مہماں کا
جس کو لعینوں نے پانی کو ترسایا

حسین امام حسین امام حسین امام حسین

آئے شہ دیں کربل میں بچوں کو لے کر جنگل میں
بڑھتے تھے دشمن ہر پل میں دیکھو فلک تھا ہل چل میں

ماتم کرو مؤمنوں کربل کے مہماں کا

عاشور کا ہنگام آیا اُس دن قیامت تھی برپا
بچے حسین کے ماہ لقا ہوتے تھے قتل بجور و جفا

ماتم کرو مؤمنوں کربل کے مہماں کا

آیا تھا حر مہماں بن کر حضرت میں شہ کی خوش ہو کر
سر رکھ کے شہ کے قدموں پر بولا رزا دو اے سرور

ماتم کرو مؤمنوں کربل کے مہماں کا

سر شاہ دیں پر کرنے فدا رن میں ہر ایک غازی آیا
باندھے کفن یہ کہتا ہوا ہر بار شہ پر سر دوں گا

ماتم کرو مؤمنوں کربل کے مہماں کا

ہائے وہ شہ کی شہزادی کربل میں جس کی شادی ہوئی
بنتے ہی دولہن بیوہ بنی لوٹی گئی ارمانوں بھری

ماتم کرو مؤمنوں کربل کے مہماں کا

شبیر پر دو لخت جگر زینب نے وارے بھائی پر

جیسی تھی ماں ویسے دلبر ماموں پہ صدقے کر دیئے سر

ماتم کرو مؤمنوں کربل کے مہاں کا

لے کر سکینہ سے مشکی دریا پہ پہنچا مشک بھری

پلٹا جو دریا سے غازی شانے قلم ہوئے مشک چھدی

ماتم کرو مؤمنوں کربل کے مہاں کا

اکبر حسین کا بیٹا جواں سال تھا جس کا اٹھارواں

ماں کے نہ بر آئے ارماں مر گیا کھا کے دل پہ سناں

ماتم کرو مؤمنوں کربل کے مہاں کا

دلبند زہرا مارا گیا پامال شہ کا لاشہ کیا

حامد قیامت تھی برپا کہتا ہے ہر ایک اہل عزا....ماتم کرو..

* * * *

میں حسین ہوں وہ حسین ہوں

میں نبی کے دل کا سرور ہوں
میں علی کی آنکھ کا نور ہوں
میری ماں کا نام ہے فاطمہؑ
ہے عباسؑ بھائی حسن میرا
ہے زینب و کلثوم دو بہن
میرے ساتھ ہے خستہ تن

تھے زینب کے دونوں لاڈلے
گئے رن میں شہ سے رزا لیئے
کئیں دشمنِ دیں کو فنا کیئے
دونوں زخموں کی تاب نہ لا سکے
دل تھام کے شہ آئے لاش پر
ہوئے قربان ماموں جان پر

مجھے ناز تھا میرے بھائی پر
وہ کٹائے ہاتھوں ترائی پر
میری توڑ کر وہ کمر گیا
مجھے چھوڑ تنہا چلا گیا
رہے پیاسے اہلِ حرم میرے
وہ جہاں سے تشنہ ہی لب گیا

یہاں لاشے پہ لاشے آتے ہیں ایسے وقت میں شادی رچاتے ہیں
عبداللہ دولہا بنا ہوا اُسے تیرو سے چھلنی کر دیا
وہاں دولہا تڑپتا رہ گیا یہاں کہرام گھر میں مچ گیا

میں پسر کی موت پہ رو چکا میں نور آنکھوں کا کھو چکا
وہ جگر پہ برچھی کا پھل گیا میں دل کو تھام کے رہ گیا
جو عصا تھا میری ضعیفی کا وہ قضا کی گود میں جا بسا

میرا ایک ننھا سا مہ لقا ابھی گھوٹنیوں وہ چلا نہ تھا
ہے تیر حلق پہ چل گیا وہ صغیر ہاتھوں پہ ڈھل گیا
اِس بَن میں چھوٹی سی اِک مزار میں بنا کے آیا ہوں دل فگار

مجھے اور کتنا ستاؤ گے میرا خون کتنا بہاؤ گے
میں اکیلا ہوں تم کئیں ہزار میرا جسم تیروں سے ہے فگار
میں لاشے کتنی اُٹھا چکا میں عزیز اپنے گواں چکا

ہے قریب عصر کی وہ گھڑی وہ آخری میری بندگی
جو ہوا تھا وعدہ کیا ادا میرا سر نماز میں ہو جدا
میری لاش پہ گھوڑے دوڑائینگے میرے سر کو سناں پہ چڑھائینگے

شبیر کا مقصدِ دعا داعیِ دعوتِ فاطمة
برہان دیں عاشقِ حسین شیدائی و شائقِ حسین
صحت میں تا حشر دم بدم مولی سنائے یہ ذکرِ غم

یہی مدّعائیں حصول ہو میرا ھدیۃ مولی قبول ہو

ہے شارق اپنی یہ آرزو ہو درِ حسین پہ سر نگوں

سب ساتھ ہو مولی کے مؤمنیں ہو لبوں پہ مولی کے بس یہی

یا حسین حسین یا حسین حسین

یا حسین حسین یا حسین حسین

*****

ماتم کی صف بچھی ہے اور رو رہا جہاں ہے

ماتم کی صف بچھی ہے اور رو رہا جہاں ہے

شاہِ شہید تم کو گریاں کناں زماں ہے

آقا کو وقت آخر عباس نے صدا دی

مولی سنبھالیئے گا گرنے کو اب نشاں ہے

حجت تمام کرنے اصغر کو شاہ لائے

پانی پلادو اِسکو معصوم بے زباں ہے

گھر بار بھی لٹایا صرف ایک حق کے خاطر

شبیر سا بہادر دنیا بتا کہاں ہے

زینب کے دل سے پوچھو کربل کے واقعے کو

دل ہے فگار غم سے آنکھوں سے خوں رواں ہے

نہرِ فرات کو بھی شرم آ رہی ہے شہ سے

آل نبی ہے پیاسے سوکھی ہر ایک زباں ہے

نظروں سے شاہ دیں کے اکبر کی موت دیکھو

سینے پہ زخم کھائے دم توڑتا جواں ہے

کس طرح سے سنائیں کربل کے واقعے کو

جلتی زمیں پے لاشیں زینب تو بے ردا ہے

* * * *

غم ما حسين نا روجے برادر

غم ما حسين نا روجے برادر غم نتهي كوئي يہ غم نا برابر
ذكر حسين نے هردم كراكر روئي گناهو دهوجے سراسر
روئے چهے اهنے عرش نا اوپر
رب انے بنداؤ فرش نا اوپر

باغ نبي پر كيوي چلي چهے گرم هوا تہ سي واڑي جلي چهے
هرايك پهول نے هر ايك كلي چهے جلوا سي دل پر سوز بے كلي چهے
قتل تهيا چهے كربل نا بن ما
سيد الشهداء نے اصحاب رن ما

كربل نا بن ما سوز سوز بلا چهے سوز سوز مصيبة ما آل عبا چهے
اصحابو شه پر قربان تهيا چهے اهل البيت تهيا سب فداء چهے
تہ بعد سرور مارا گيا چهے
ديكهي نے زينب روئي رهيا چهے

شادي سكينة ني تهئي كربلاء ما شهزادي تهئي گيا كرب و بلاء ما
دشمن يہ دولها نا ماري گلا ما تيغ يہ پهنچا چهے اعلى ملا ما
تہ پچهي شمر يه مارا طمانچہ
بي بي نے جيارے مارا گيا شہ

عباس پاني ليوا سدھارا اعداء پر بے ھاتھ کاٹي نے مارا
اکبر حسين نا آنکھو نا تارا ھم شکل طه شه نا پيارا
کربل نا بن ما پايا شهادة
شاه نے نہ رهي صبر ني طاقة

شہزاده چھ ماه نا پيتا جہ شير ھاتھ ما شه پر مانگو چھے نير
نير نہ آپو نے دشمن پر تير مارو تو گذرا وه ماهِ منير
شاه پر چھوٹي سي قبر نے کھودي
دفن کرا تھئي خالي چھے گودي

شمر پر آوي نے ٹھوکر نے ماري حلق پرکيدو خنجر نے جاري
شه پر کھيو کہ اُٹھ اے ناري بوڑھي چھڑي يہاں نہيں چلے تاري
شه پر دعاؤ سجدة ما کيدي
شمر پر گردن اتاري ليدي

قرآن ناطق نے شمر پر پھاڑا دنيا سي سرور ھائے سدھارا
مهر نے ماه تھيا چھے اندھارا بچھڑا حرم سي سب نا سهارا
زينب پکارا ھائے حسينا
اے مارا ماں جايا بھائي حسينا

قطبِ دیں ھند نا شہیدو نا سردار　　　داؤد ابنِ قطب شاہ نا دلدار

جان نے دین پر قربان کرنار　　　قاتل نا واسطے اھنا چھے نار

دنیا ما کیدي شہ ير زھادۃ

اختيار کيدي رب ما شہادۃ

قطب دیں سرور نو ماتم کري لو　　　ذکر نے اھني پُر غم کري لو

چشم تماري پُر نم کري لو　　　شاہ نو ماتم ھر دم کري لو

اللّٰہ سي اجر نا دُر ني لڑي لو

جنّۃ ما غرفۃ حور پَري لو

بہتر اس طرف ہے اس طرف لاکھوں کا لشکر ہے
بہتر میں یہاں اک بے زباں معصوم اصغر ہے

فرات افسوس تیرے سامنے سہ روز کا پیاسا
محمد کا نواسہ فاطمہ زہرا کا دلبر ہے

حسین ابن علی ہے امتحاں کی سخت منزل ہے
مصرِ میداں میں جانے کے لئے قاسم سا دلبر ہے

گلے پر تیر ہے سوکھی زباں ہے باپ کی گودی
علی اصغر کی قربانی کا محشر خیز منظر ہے

گہن لگنے سے پہلے تو بھی اے عاشور کے سورج
ذرا یہ دیکھ لے کس کا گلا ہے کس کا خنجر ہے

نظامِ دو جہاں میں انقلابِ عام آئیگا
شہ دیں کے گلے پر خنجرِ شمرِ ستمگر ہے

تمہاری غیرتوں کو کیا ہوا ہے اے مسلمانوں
ہجومِ عام اور آلِ عبا محتاجِ چادر ہے

کوئی اُن بے خبر کوفے کے باشندوں سے یہ کہدو
کہ آنکھیں بند کر لو ثانیء زَہرا کھلے سر ہے

* * * *

شہ والا نے فرمایا

شہ والا نے فرمایا بہن زینب نہ گھبرانا
وفا ہونے کو ہے وعدہ بہن زینب نہ گھبرانا

بہادر کی ہو تم بیٹی نواسی ہو پیمبر کی
خبر جب قتل کی سننا بہن زینب نہ گھبرانا

قیامت کی گھڑی ہوگی عجب ہوگا وہ منظر بھی
فلک سے خون برسے گا بہن زینب نہ گھبرانا

یہی لکھا تھا قسمت میں کہ آئے موت غربت میں
ہمارا دیکھ کر لاشہ بہن زینب نہ گھبرانا

بہن ہو ایک صابر کی مصیبت کی ہو تم عادی
ہمیشہ صبر ہی کرنا بہن زینب نہ گھبرانا

تم ہی سب کی نگہباں ہو بچانا میرے عابد کو
ردائیں چھینے جب اعدا بہن زینب نہ گھبرانا

نہ قاسم ہے نہ اکبر ہے نہ عباس دلاور ہے
بھروسا رب پر ہی رکھنا بہن زینب نہ گھبرانا

سکینہ رات کو اُٹھکر مجھے ڈھونڈے اگر روکر
تو سمجھا کر سلا دینا بہن زینب نہ گھبرانا

* * * *